

اعلیٰ حضرت مجاہد دین و ملت شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ اللہ کی سیرت مبارکہ کے چند روٹن اور اق



اعلیٰ حضرت علیؑ کی انفرادی کوششیں



www.sirat-e-mustaqeem.com

- ◉ مومن شیعہ کی انفرادی کوشش 1 ◉ سونے کی انگوٹھی پہننے والے پر انفرادی کوشش 11
- ◉ نماز میں غلطی کرنے والے پر انفرادی کوشش 6 ◉ غیر مسلم پر انفرادی کوشش 13
- ◉ طیب پر انفرادی کوشش 7 ◉ مدنی قافلے کی برکت سے اعلیٰ حضرت کا ویدار ہو گیا 18
- ◉ جذباتی مزید پر انفرادی کوشش 23

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
 أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

دُرود شریف کی فضیلت

سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار، بِاِذْنِ پروردگار، دوعالم کے مالک و مختار،
 شہنشاہِ ابرار صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ خوشبودار ہے: ”بے شک تمہارے نام مع
 شناخت مجھ پر پیش کئے جاتے ہیں لہذا مجھ پر احسن (یعنی خوبصورت الفاظ میں) دُرودِ پاک
 پڑھو۔“ (مُصَنَّف عَبْد الرَّزَّاق ج ۲ ص ۱۴۰ حدیث ۳۱۱۶ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(1) کَمَسِّن مَبْلَغ کی انفرادی کوشش

ایک اُستاز صاحبِ مَدْرَسے میں حسبِ معمول بچوں کو سبق پڑھا رہے
 تھے جن میں علمی گھرانے سے تعلق رکھنے والا ایک مَدَنی مُتَّا بھی شامل تھا۔ اس کی ہر
 ہر ادا میں وقار اور سلیقہ تھا۔ نُو رانی چہرہ اسکی قلمی نُو رانیت کی عکاسی کر رہا تھا۔ سُرگیں
 چمکتی ہوئی آنکھیں اسکی ذہانت و فطانت کی خبر دے رہی تھیں۔ وہ بڑی توجُّہ سے
 اپنا سبق پڑھ رہا تھا۔ اتنے میں ایک بچے نے آکر سلام کیا۔ اُستاز صاحب کے منہ
 سے نکل گیا: ”جیتے رہو۔“ یہ سُن کر مَدَنی مُتَّا چونکا اور کچھ یوں عرض کی: ”یا اُستازی!

سلام کے جواب میں تو وَعَلَيْكُمْ السَّلَام کہنا چاہیے! ”استاذ صاحب کَمَنْس مَبْلَغ کی زبان سے اصلاحی جملہ سن کر ناراض نہ ہوئے بلکہ خیر خواہی کرنے پر خوشی کا اظہار فرمایا اور اپنے اس ہونہار شاگرد کو ڈھیروں دعائیں دی۔ (ملخصاً حیات اعلیٰ حضرت، ج ۱، ص ۶۳)

کَمَنْس مَبْلَغ کون تھا؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ جانتے ہیں وہ کَمَنْس مَبْلَغ کون تھا؟ وہ چودھویں صدی ہجری کے مجددِ دین و ملت، اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، عظیم البرکت، عظیم المراتب، پروانہ شمعِ رسالت، مُجِدِّ دِین و مِلَّت، حضرت علامہ مولانا الحاج الحافظ القاری شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن تھے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ولادت باسعادت بریلی شریف (ہند) کے محلہ جَسوَلی میں ۱۰ شَوَّال المَکَرَّم ۱۲۷۲ھ بروز ہفتہ بوقتِ ظہر مطابق 14 جون 1856ء کو ہوئی۔ اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ رب العزت نے صرف تیرہ سال دس ماہ چار دن کی عمر میں تمام مروجہ علوم کی تکمیل اپنے والد ماجد رئیس المتکلمین حضرت مولانا نقی علی خان علیہ رحمۃ اللہ سے کر کے سند فراغت حاصل کر لی۔ اُسی دن آپ نے ایک سوال کے جواب میں پہلا فتویٰ تحریر فرمایا تھا۔ فتویٰ صحیح پا کر آپ کے والد ماجد نے مسندِ افتاء آپ کے سپرد کر دی اور آخر وقت تک فتاویٰ تحریر فرماتے رہے۔ یوں تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

نے ۱۲۸ھ سے ۱۳۴ھ تک لاکھوں فتوے لکھے، لیکن افسوس! سب کو نقل نہ کیا جاسکا۔ جو نقل کر لیے گئے تھے ان کا نام ”الْعَطَايَا النَّبَوِيَّةُ فِي الْفَتَاوَى الرَّضَوِيَّةِ“ رکھا گیا۔ ہر فتوے میں دلائل کا سمندر موجزن ہے۔ فتاویٰ رضویہ (غیر مخرجہ) کی 12 اور تخریج شدہ کی 30 جلدیں ہیں۔ یہ غالباً اردو زبان میں دنیا کا ضخیم ترین مجموعہ فتاویٰ ہے جو کہ تقریباً بائیس ہزار (22000) صفحات، چھ ہزار آٹھ سو سینتالیس (6847) سوالات کے جوابات اور دو سو چھ (206) رسائل پر مشتمل ہے۔ جبکہ ہزار ہا مسائل ضمناً زیر بحث آئے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ 55 سے زائد علوم پر عبور رکھنے والے ایسے ماہر عالم تھے کہ درجنوں علوم عقلیہ و نقلیہ پر آپ کی سینکڑوں تصانیف موجود ہیں، ہر تصنیف میں آپ کی علمی وجاہت، فقہی مہارت اور تحقیقی بصیرت کے جلوے دکھائی دیتے ہیں، بالخصوص فتاویٰ رضویہ تو غواص بحر فقہ کے لئے آکسیجن کا کام دیتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے قرآن مجید کا ترجمہ کیا جو اردو کے موجودہ تراجم میں سب پر فائق ہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ترجمہ کا نام ”کنز الایمان“ ہے۔ جس پر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے خلیفہ صدر الافاضل مولانا سید نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حاشیہ خزان العرفان لکھا ہے۔ ۲۵ صفر المظفر ۱۳۴ھ بمطابق ۱۹۲۱ء کو

جُمُعَةُ الْمُبَارَكِ کے دن ہندوستان کے وقت کے مطابق ۲ بج کر ۳۸ منٹ پر، عین اذان کے وقت ادھر مُؤَذِّن نے حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کہا اور ادھر امام اہلسُنَّتْ، مُجَدِّدِ دین و مِلَّتْ، عالم شریعت، پیر طریقت، حضرت علامہ مولینا الحاج الحافظ القاری شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن نے داعیِ اجل کو لبیک کہا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار پر انوار بریلی شریف (ہند) میں آج بھی زیارت گاہ خاص و عام بنا ہوا ہے۔

اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَةُ رَبِّ الْعَزَّوْتِ حافظِ قرآن، فقیہ، مفتی، محدث، مدرس ہونے کے ساتھ ساتھ دین اسلام کے عظیم مبلغ بھی تھے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی تحریر و تقریر میں جا بجا نیکی کی دعوت پیش کی ہے۔ ایسی ہی 20 حکایات ”اعلیٰ حضرت کی انفرادی کوششیں“ کے نام سے دعوتِ اسلامی کے علمی شعبے کی مجلس المدینۃ العلمیۃ کی طرف سے پیش کی جا رہی ہیں۔ یاد رکھئے کہ ایک کو الگ سے نیکی کی دعوت دینے (یعنی اسے سمجھانے) کو ”انفرادی کوشش“ کہتے ہیں جبکہ سُنّتوں بھرے اجتماع میں بیان کے ذریعے، مسجد درس، چوک درس وغیرہ کے ذریعے مسلمانوں تک نیکی کی دعوت پہنچانے (یعنی انہیں سمجھانے) کو ”اجتماعی کوشش“ کہتے ہیں۔ یقیناً نیکی کی دعوت کے کام میں انفرادی کوشش کو بڑا عمل دخل ہے حتیٰ کہ ہمارے بیٹھے بیٹھے آقا، مدینے

والے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نیز سب کے سب انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام نے نیکی کی دعوت کے کام میں انفرادی کوشش فرمائی ہے۔ ہمیں بھی چاہیئے کہ انفرادی کوشش کے ذریعے خوب خوب نیکی کی دعوت دیتے جائیں اور ثواب کا خزانہ لوٹتے جائیں۔ انفرادی کوشش کے بارے میں تفصیلی معلومات حاصل کرنے کے لئے شیخ طریقت امیر اہلسنت بانی دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ کے بیان کے تحریری گلدستے ”جنتی محل“ اور مکتبہ المدینہ کی شائع کردہ کتاب ”انفرادی کوشش“ کا ضرور مطالعہ کیجئے اور عملی طریقہ سیکھنے کے لئے دعوت اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سفر اختیار کیجئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ”اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش“ کرنے کے لئے مَدَنی انعامات پر عمل کرنے اور مَدَنی قافلوں کا مسافر بنتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے اور دعوت اسلامی کی تمام مجالس بشمول مجلس المدینۃ العلمیۃ کو دن پچیسویں رات چھبیسویں ترقی عطا فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

شعبہ اصلاحی کتب، مجلس المدینۃ العلمیۃ ﴿دعوت اسلامی﴾

۱۶ ربیع النور ۱۴۳۰ھ، 14 مارچ 2009ء

(2) نماز میں غلطی کرنے والے پر انفرادی کوشش

اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّتِ نماز کے بعد دہلی (ہند) کی ایک مسجد میں مشغول و وظیفہ تھے۔ ایک صاحب آئے اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے قریب ہی نماز پڑھنے لگے۔ جب تک قیام میں رہے مسجد کی دیوار کو دیکھتے رہے، رُکوع میں بھی سر اوپر اٹھا کر سامنے دیوار ہی کی طرف نظر رکھی۔ جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو اس وقت تک اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّتِ بھی اپنا وظیفہ مکمل کر چکے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے انہیں اپنے پاس بلا کر شرعی مسئلہ سمجھایا کہ ”نماز میں کس کس حالت میں کہاں کہاں نگاہ ہونی چاہئے۔“ پھر فرمایا: ”بحالتِ رُکوع نگاہ پاؤں پر ہونی چاہئے۔“ یہ سنتے ہی وہ صاحب قابو سے باہر ہو گئے اور کہنے لگے: ”واہ صاحب! بڑے مولانا بنتے ہو، نماز میں قبلہ کی طرف منہ ہونا ضروری ہے اور تم میرا منہ قبلہ سے پھیرنا چاہتے ہو!“ یہ سن کر اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّتِ نے ان کی سمجھ کے مطابق کلام کرتے ہوئے فرمایا: ”پھر تو سجدہ میں بھی پیشانی کے بجائے ٹھوڑی زمین پر لگائیے!“ یہ حکمت بھرا جملہ سن کر وہ بالکل خاموش ہو گئے اور ان کی سمجھ میں یہ بات آ گئی کہ ”قبلہ رو ہونے کا مطلب یہ نہیں کہ اول تا آخر قبلہ کی طرف منہ کر کے دیوار کو دیکھا جائے، بلکہ صحیح مسئلہ وہی ہے جو اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّتِ نے بیان فرمایا۔ (حیات اعلیٰ حضرت، ج ۱، ص ۳۰۳)

مَدَنی پھول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مقولہ مشہور ہے: ”کَلِمُوا النَّاسَ عَلَى قَدْرِ

عُقُولِهِمْ“ (یعنی لوگوں سے ان کی عقلوں کے مطابق کلام کرو) (ابجد العلوم، ج ۱، ص ۱۲۹)

آپ نے دیکھا کہ اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَةُ رَبِّ الْعَزَّةِ نے ایک عام شخص سے اس کی عقل

کے مطابق کلام کیا تو آپ کی زبان سے نکلے ہوئے حکمت بھرے ایک جملے نے

بَرَسَائِرِ سے نماز میں غلطی کرنے والے کی لمحہ بھر میں اصلاح فرمادی۔ ”اپنی اور

ساری دُنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش“ کرنے والے مُبَلِّغین کو چاہئے کہ

اس مَدَنی پھول کو اپنے دل کے مَدَنی گلدستے میں سجا کر اسلامی بھائیوں کو دعوتِ

اسلامی کے مَدَنی قافلوں، ہفتہ وار اجتماعات وغیرہ میں شرکت کروانے کے لئے

انفرادی کوشش کریں، اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کامیابی ان کے قدم پُورے گی۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اعلیٰ حضرت پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو

’امین بِجَاهِ النَّبِيِّ الْاَمِينِ صَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(3) طَیِّب پر انفرادی کوشش

صدر الشریعہ بدرالطریقہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی

علیہ رحمۃ اللہ القوی نے علومِ دینیہ کی تکمیل کے بعد کچھ عرصہ تدریس فرمائی۔ پھر بعض

وجوہات کی بنا پر تدریس چھوڑ کر مطب (یعنی کینک) شروع کر دیا (کیونکہ آپ حکیم بھی تھے)۔ ذریعہ معاش سے مطمئن ہو کر جمادی الاولیٰ ۱۳۲۹ھ میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کسی کام سے ”لکھنؤ“ تشریف لے گئے۔ وہاں سے اپنے اُستاد محترم حضرت مولانا شاہ وصی احمد محدث سورتی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی خدمت میں ”پیلی بھیت“ حاضر ہوئے۔ حضرت محدث سورتی علیہ رحمۃ اللہ القوی کو جب معلوم ہوا کہ ان کا ہونہار شاگرد تدریس چھوڑ کر مطب میں مشغول ہو گیا ہے تو انہیں بے حد افسوس ہوا۔ چونکہ صدر الشریعہ علیہ رحمۃ ربہ الوری کا ارادہ بریلی شریف حاضر ہونے کا بھی تھا چنانچہ بریلی شریف جاتے وقت محدث سورتی علیہ رحمۃ اللہ القوی نے ایک خط اس مضمون کا اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ ربہ العزت کی خدمت میں تحریر فرما دیا تھا کہ ”جس طرح ممکن ہو آپ ان (یعنی صدر الشریعہ، بدرالطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ الغنی) کو خدمت دین و علم دین کی طرف مہوچہ کیجئے۔“

جب اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ ربہ العزت کے در دولت پر حاضری ہوئی تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نہایت لطف و کرم سے پیش آئے اور دریافت فرمایا: مولانا کیا کرتے ہیں؟ میں نے عرض کی: مطب کرتا ہوں۔ اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ ربہ العزت نے فرمایا: ”مطب بھی اچھا کام ہے، اَلْعِلْمُ عِلْمَانِ عِلْمُ الْاَدِيَانِ وَعِلْمُ الْاَبْدَانِ (یعنی علم دو ہیں: علم دین اور علم طب)، مگر مطب کرنے میں یہ خرابی ہے کہ صبح صبح قارورہ (یعنی پیشاب) دیکھنا پڑتا ہے۔“ ولی کامل کے لبہائے مبارک سے نکلا ہوا یہ جملہ اپنے اندر

ایسی روحانیت لئے ہوئے تھا کہ صدر الشریعہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دل سے طبابت (یعنی علاج معالجے کے پیشے) کا خیال جاتا رہا۔ پھر مطب چھوڑا اور اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ رب العزت جیسے عظیم روحانی طبیب کی زیر نگرانی بریلی شریف ہی میں رہ کر دینی کاموں میں مصروف ہو گئے اور علم دین کی اشاعت کے ذریعے لوگوں کا روحانی علاج کرنے لگے۔

لئے بیٹھا تھا عشقِ مصطفیٰ کی آگ سینے میں
ولایت کا جبیں پر نقش، دل میں نور وحدت کا

(تذکرہ صدر الشریعہ، ص ۱۲، ملخصاً)

مدنی پھول

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ رب العزت کی انفرادی کوشش کے نتیجے میں دوبارہ علم دین کے شعبے سے وابستہ ہونے والے صدر الشریعہ علیہ رحمۃ رب العزت وہی ہستی ہیں جنہوں نے مسلمانانِ پاک و ہند کو اردو زبان میں ”بہارِ شریعت“ جیسا علمی خزانہ عطا کیا۔ ”بہارِ شریعت“ فقہ حنفی کا بہترین انسائیکلو پیڈیا (یعنی معلوماتی مجموعہ) ہے۔ شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانی دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ اس کتاب کی اہمیت کے پیش نظر اپنے تمام مریدین و متعلقین کو بہارِ شریعت پڑھنے کی ترغیب دلاتے ہوئے ”مدنی انعامات“ کے 70 ویں اور 72 ویں مدنی انعام

میں ارشاد فرماتے ہیں: ”کیا آپ نے اس سال کم از کم ایک مرتبہ بہارِ شریعت حصہ

9 سے مُرتد کا بیان، حصہ 2 سے نجاستوں کا بیان اور کپڑے پاک کرنے کا طریقہ،

حصہ 16 سے خرید و فروخت کا بیان، والدین کے حقوق کا بیان (اگر شادی شدہ ہیں تو)

حصہ 7 سے مُحَرَّمات کا بیان اور حُقُوقِ الرَّؤُوسِ، حصہ 8 سے بچوں کی پَرُوْرش کا

بیان، طلاق کا بیان، ظہار کا بیان اور طلاقِ کنایہ کا بیان پڑھ لیا یا سن لیا ہے؟

کیا آپ نے بہارِ شریعت یا نماز کے احکام (رسائل عطار یہ حصہ اول) سے پڑھ یا سن کر

اپنے وضو، غسل اور نماز دُرُست کر کے کسی سُنّی عالم یا ذمہ دار مبلغ کو سنا دیئے ہیں؟“

الحمد للہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے علمی و تحقیقی شعبے کی مجلس المدینۃ

العلمیۃ نے بہارِ شریعت کی تخریج و تسہیل و حواشی کا کام شروع کر رکھا ہے۔ تادمِ تحریر

اس کی جلد اول (حصہ 1 تا 6)، حصہ 7، 8، 9، 16 مکتبۃ المدینہ سے چھپ کر منظرِ

عام پر آچکے ہیں۔ مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے ہدیۃ طلب فرمائیں۔ یا اللہ

عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی اولیاءِ کرام رحمہم اللہ تعالیٰ کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرما، علمِ نافع

اور عملِ صالح کی دولت سے مالا مال فرما، تادمِ آخر دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول

میں استقامت عطا فرما۔ اٰمِیْن بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اعلیٰ حضرت پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(4) سونے کی انگوٹھی پہننے والے پر انفرادی کوشش

سجّادہ نشین سرکار کلاں مارہرہ شریف حضرت مہدی حَسَن میاں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ”میں جب بریلی شریف آتا تو اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّتِ خود کھانا لاتے اور ہاتھ دھلاتے۔ ایک مرتبہ میں نے سونے کی انگوٹھی اور چھلے پہنے ہوئے تھے، حسبِ دستور جب ہاتھ دھلوانے لگے تو فرمایا: ”شہزادہ حضور! یہ انگوٹھی اور چھلے مجھے دے دیجئے!“ میں نے اُتار کر دے دیئے اور بمبئی چلا گیا۔ بمبئی سے مارہرہ شریف واپس آیا تو میری لڑکی فاطمہ نے کہا: ”ابا حضور! بریلی شریف کے مولانا صاحب (یعنی اعلیٰ حضرت قدس سرہ) کے یہاں سے پارسل آیا تھا، جس میں چھلے انگوٹھی اور ایک خط تھا جس میں یہ لکھا تھا: ”شہزادی صاحبہ یہ دونوں طلائی اشیاء آپ کی ہیں (کیونکہ مردوں کو ان کا پہننا جائز نہیں)۔“ (حیات اعلیٰ حضرت، ج ۱، ص ۱۰۵)

مَدَنی پھول

سُبْحَنَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! کیسا پیارا اندازِ تبلیغ تھا مجددِ دین و ملت، سرکارِ اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّتِ کا۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی اسلام کی سر بلندی کی خاطر حکمت و دانائی کے ساتھ بڑے ہی احسن انداز میں خوب خوب نیکی کی دعوت عام

کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ امین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

شہا ایسا جذبہ پاؤں کہ میں خوب سیکھ جاؤں

تیری سنتیں سکھانا مدنی مدینے والے

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اعلیٰ حضرت پر رحمت ہو اور ان کے صدقہ ہماری مغفرت ہو

امین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(5) طالبِ علم پر انفرادی کوشش

حضرت مولانا نور محمد علیہ رحمۃ اللہ الصمد اور حضرت مولانا سید قناعت علی

علیہ رحمۃ اللہ القوی یہ دونوں حضرات، مجددِ دین و ملت، اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ رب العزت

جیسے سچے عاشقِ رسول کی صحبتِ بابرکت میں رہ کر علمِ دین کی دولتِ بے بہا حاصل کر

رہے تھے۔ ایک مرتبہ مولانا نور محمد رحمۃ اللہ علیہ نے سید صاحب کا نام لے کر اس طرح

پکارا: ”قناعت علی، قناعت علی!“ جب سید السادات علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عاشقِ

صادق کے کانوں میں یہ آواز پڑی تو گوارا نہ کیا کہ خاندانِ رسول کے شہزادے کو

اس طرح نام لے کر پکارا جائے۔ فوراً مولانا نور محمد صاحب کو بلوایا اور انفرادی

کوشش کرتے ہوئے فرمایا: ”کیا سید زادوں کو اس طرح پکارتے ہیں! کبھی مجھے بھی

اس طرح پکارتے ہوئے سنا؟ (یعنی میں تو استاذ ہوں پھر بھی کبھی ایسا انداز اختیار نہیں کیا)“

یہ سن کر مولانا نور محمد صاحب بہت شرمندہ ہوئے اور ندامت سے نگاہیں جھکا لیں۔

اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَةُ رَبِّ الْعِزَّت نے فرمایا: ”جائیے! آئندہ خیال رکھئے گا۔“

(حیاتِ اعلیٰ حضرت، ج ۱، ص ۱۸۳)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اعلیٰ حضرت پر رَحمت ہو اور ان کے صدقہ ہماری مغفرت ہو

امین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْأَمین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(6) غیر مُسَلِّم پر انفرادی کوشش

حضرت علامہ مولانا سید ایوب علی علیہ رحمۃ القوی کا بیان ہے کہ ”اذانِ ظہر

ہو چکی تھی مُفسِّرِ شہیر حضرت علامہ مولانا نعیم الدین مراد آبادی علیہ رحمۃ اللہ الہادی اور

حضرت مولانا رحم الہی علیہ رحمۃ اللہ القوی، سرکارِ اعلیٰ حضرت، مجددِ دین و ملت، امام احمد رضا

خان علیہ رحمۃ الرحمن کی خدمتِ بابِ رُکعت میں حاضر تھے۔ نماز کی تیاری ہو رہی تھی۔ اتنے

میں ایک آریہ (یعنی غیر مسلم) آیا اور کہنے لگا: ”اگر میرے چند سوالات کے جوابات

دے دیئے جائیں تو میں اور میری بیوی بچے سب مسلمان ہو جائیں گے۔“

نامعلوم اُس کے جوابات میں کتنا وقت لگتا؟ چنانچہ اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَةُ رَبِّ الْعِزَّت

نے فرمایا: ”کچھ دیر ٹھہر جاؤ! ابھی نماز کا وقت ہو گیا ہے، نماز کے بعد اِنْ شَاءَ اللہ

عَزَّوَجَلَّ تمہارے ہر سوال کا جواب دیا جائے گا۔“

وہ کہنے لگا: ”ایک سوال تو یہی ہے کہ آپ کے دین میں عبادت کے پانچ وقت کیوں مقرر ہیں؟ پڑ میشر (خدا تعالیٰ) کی عبادت جتنی بھی کی جائے اچھی ہی ہے۔“ مفسر شہیر حضرت علامہ مولانا محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ رحمۃ اللہ البادی نے فرمایا: ”یہ اعتراض تو خود تمہارے اُوپر بھی وارد ہوتا ہے۔“ پھر مولانا رحمہ الہی علیہ رحمۃ اللہ القوی نے فرمایا: ”تمہارے مذہب کی کتاب ”ستیا رتھ پرکاش“ میرے مکان پر موجود ہے ابھی منگوا کر دکھا سکتا ہوں۔“ الغرض طے پایا کہ پہلے نماز پڑھ لی جائے اتنی دیر میں کتاب بھی آجائے گی پھر ان شاء اللہ عزَّوَجَلَّ اس غیر مسلم کے دل سے کُفر و ضلالت کی گندگی دور کی جائے گی۔ چنانچہ یہ تینوں بزرگ حکم خداوندی بجا لانے کے لئے مسجد تشریف لے گئے اور وہ غیر مسلم باہر گیٹ کے قریب بیٹھ گیا۔ نماز کے بعد اس نے یہ سوالات کئے:

- (1) اگر قرآن، اللہ عزَّوَجَلَّ کا کلام ہے تو تھوڑا تھوڑا کیوں نازل ہوا؟ ایک دم کیوں نہ آیا جبکہ خدا تعالیٰ تو اسے یکبارگی اتارنے پر قادر تھا۔
 - (2) بقول تمہارے، آپ کے نبی کو معراج کی رات خدا عزَّوَجَلَّ نے بلایا تھا، اگر وہ واقعی خدا عزَّوَجَلَّ کے محبوب تھے تو پھر دنیا میں واپس کیوں بھیج دیئے گئے؟
 - (3) عبادت پانچ وقت کے متعلق ستیا رتھ پرکاش کی عبارت دیکھنا مشروط ہوئی۔
- اس کے یہ سوال سن کر مبلغ اسلام اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ ربِّ العزت نے

فرمایا: ”میں تمہارے سوالوں کے جواب ابھی دیتا ہوں، مگر تم نے جو وعدہ کیا ہے اس پر قائم رہنا۔“ کہا: ”ہاں، میں پھر کہتا ہوں کہ اگر آپ نے میرے سوالات کے جواب معقول انداز میں دے دیئے تو میں اپنے بیوی بچوں سمیت مسلمان ہو جاؤں گا۔“ یہ سن کر مبلغ اسلام کی زبان مبارک سے یہ الفاظ ادا ہوئے:

”تمہارے پہلے سوال کا جواب یہ ہے کہ جو شے عین ضرورت کے وقت دستیاب ہوتی ہے، دل میں اسکی وقعت زیادہ ہوتی ہے اسی لئے کلام پاک کو بتدریج (یعنی درجہ بدرجہ) نازل کیا گیا۔ انسان بچے کی صورت میں آتا ہے پھر جوان ہوتا ہے پھر بوڑھا، اللہ تعالیٰ اسے بوڑھا پیدا کرنے پر بھی قادر ہے پھر بوڑھا پیدا کیوں نہ کیا؟، انسان کبھتی کرتا ہے، پہلے پودا نکلتا ہے پھر کچھ عرصہ بعد اس میں بالی آتی ہے اس کے بعد دانہ برآمد ہوتا ہے، وہ خدائے بزرگ و برتر تو قادر ہے ایک دم غلہ پیدا کر دے پھر ایسا کیوں نہ کرتا؟“ اپنے پہلے سوال کا مطمئن گن جواب سن کر وہ غیر مسلم خاموش ہو گیا۔ مبلغ اسلام کا اندازِ تبلیغ اس کے دل میں گھر کر چکا تھا اسکی دلی کیفیت چہرے سے عیاں تھی۔ پھر کتاب ”ستیا رتھ پرکاش“ آگئی جسکے تیسرے باب (تعلیم) پندرہویں ہیڈنگ میں یہ عبارت موجود تھی: ”اگنی ہوتر (یعنی پوجا) صبح شام دوہی وقت کرے۔“ اسی طرح چوتھے باب (خانہ داری) ہیڈنگ نمبر 63 میں یہ عبارت موجود تھی ”سندھیا (ہندوؤں کی صبح و شام کی عبادت) دوہی وقت کرنا چاہئے۔“ یہ

عبارت سن اور دیکھ کر اسے دوسرے سوال کا جواب بھی مل چکا تھا۔ اب وہ اسلام سے مزید قریب ہو رہا تھا لہذا اس نے معراج والے سوال کا جواب چاہا تو مبلغ اسلام، عاشق خیر الانام اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ الرحمن کی زبان مبارک سے علم و حکمت کے پھول جھڑنے لگے اور الفاظ کچھ یوں ترتیب پائے: ”معراج والے سوال کے جواب کو یوں سمجھنا چاہئے! کہ ایک بادشاہ اپنے ملک کے انتظام کے لئے ایک نائب مقرر کرتا ہے، وہ صوبہ دار یا نائب بادشاہ کے حسبِ منشاء خدمات انجام دیتا ہے، بادشاہ اس کی کارگزاریوں سے خوش ہو کر اپنے پاس بلاتا ہے اور انعام و خلعتِ فاخرہ عطا فرماتا ہے نہ یہ کہ اسے بلا کر معطل کر دیتا ہے اور اپنے پاس روک لیتا ہے۔“ یہ دلنشین کلام سن کر وہ غیر مسلم بے ساختہ پکار اٹھا: ”آپ نے مجھے خوب مطمئن کر دیا، مجھے میرے سب سوالوں کا جواب مل گیا، میں ابھی اپنے بیوی، بچوں کو لاتا ہوں اور ہم سب اپنے باطل مذہب کو چھوڑ کر دین اسلام میں داخل ہوتے ہیں۔“ (حیات اعلیٰ حضرت، ج ۱، ص ۲۸۷، ملخصاً)

مدنی پھول

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ جن مبارک ہستیوں کے سینے خوفِ خدا اور عشقِ مصطفیٰ عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے نور سے منور ہوتے ہیں اُنکی بارگاہ میں جو بھی آتا ہے خالی ہاتھ نہیں جاتا، گمراہوں کو صراطِ مستقیم کی دولت ملتی

ہے، تشنگانِ علم علومِ نافعہ کے شیریں اور ٹھنڈے جاموں سے سیراب ہوتے ہیں، عاشقانِ رسول کا عشق مزید فروزاں ہوتا ہے، بے عملوں کو اعمالِ صالحہ کی طرف رغبت ملتی ہے، ناقص، کامل و اکمل بن کر دوسروں کو کامل بنانے میں مصروفِ عمل ہو جاتے ہیں۔

تاریخ کے اوراق پر مجددِ دین و ملت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن کی سیرت کا باب نہایت درخشاں و تابندہ ہے۔ آپ نے دینِ اسلام کی وہ خدمت کی کہ زمانہ دیکھتا ہی رہ گیا۔ آپ کے فیوض و برکات سے عرب و عجم مستفیض ہوئے۔ امام احمد رضا کے نام کے ذکے پوری دنیا میں بجنے لگے۔ یہ انہی کا فیض ہے کہ آج کے اس پُر فتن دور میں تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ”دعوتِ اسلامی“ کا مشکبار مدنی ماحول ہر طرف دینِ اسلام کی خوشبوئیں پھیلا رہا ہے۔ الحمد للہ عزَّوَجَلَّ عاشقِ اعلیٰ حضرت، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ ربِّ العزَّت کی تعلیمات کے مطابق دینِ متین کی اتنے پیارے و احسن انداز میں خدمت کر رہے ہیں کہ جس نے بھی اس انداز کو دیکھا وہ یہ کہنے پر مجبور ہو گیا کہ ”امیرِ اہلسنت (دامت برکاتہم العالیہ) واقعی امامِ اہلسنت (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کے عاشقِ صادق ہیں۔“ امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کی پُر خلوص، انتھک کوششوں کے نتیجے میں ”دعوتِ اسلامی“ بہت کم عرصے میں دیکھتے ہی دیکھتے دنیا بھر میں پھیل گئی اور دنیا کے 66 سے زائد ممالک میں سنتوں کا پیغام پہنچ

گیا۔ الحمد للہ عَزَّوَجَلَّ تا دمِ تحریر دعوتِ اسلامی 36 سے زائد شعبوں میں سنتوں کی خدمت کر رہی ہے۔ بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَةُ رَبِّ الْعِزَّت کی تعلیمات پر عمل پیرا ہو کر دینِ متین کی خدمتِ احسن انداز میں کرنے کے لئے آپ بھی دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیں! اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ خوفِ خدا و عشقِ مصطفیٰ، اعمالِ صالحہ کی دولت بیش بہا حاصل ہوگی، گناہوں سے نفرت کا ذہن بنے گا اور ہماری آخرت سنورنے کے اسباب بن جائیں گے۔ عاشقانِ رسول کے ساتھ دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلوں میں سفر اختیار کیجئے، اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو فیضانِ رضا بھی نصیب ہوگا ایسی ہی ایک بہارِ ملاحظہ ہو:

مدنی قافلے کی برکت سے اعلیٰ حضرت کا دیدار ہو گیا

پنجاب (پاکستان) کے شہر خانیوال کے مقیم اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے کہ ہمارے علاقے کے دعوتِ اسلامی کے ذمہ دار اسلامی بھائی کافی عرصے سے انفرادی کوشش کے ذریعے مجھے مدنی قافلے میں سفر کرنے کی ترغیب دلا رہے تھے لیکن میں ہمیشہ ان کو ٹال دیا کرتا تھا۔ آخر کار اُن کی انفرادی کوشش کا ثمرہ ظاہر ہوا اور میں مدنی قافلے کا مسافر بن گیا۔ ہمارا مدنی قافلہ خانیوال کے ایک دیہاتی علاقے میں موجود ایک بزرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزار شریف سے ملحق ایک مسجد میں ٹھہرا۔ مدنی قافلے کے آخری دن میں اُن بزرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزار

شریف کے پاس بیٹھا دُرُود شریف پڑھ رہا تھا کہ میری آنکھ لگ گئی۔ سر کی آنکھیں تو کیا بند ہوئیں دل کی آنکھیں کھل گئیں، کیا دیکھتا ہوں کہ ایک نورانی چہرے والے بزرگ تشریف فرما ہیں جنہوں نے سفید لباس زیب تن کیا ہوا ہے اور سفید رنگ کی چادر اوڑھ رکھی ہے۔ ان کے پیچھے بھی چند نورانی چہرے والے بزرگ بیٹھے ہوئے ہیں۔ میں نے اُنہی میں سے ایک سے پوچھا کہ یہ بزرگ کون ہیں؟“ انہوں نے فرمایا: ”یہ سنیوں کے امام سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن ہیں۔“ تو یوں مدنی قافلے کی بَرَکت سے سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن کی خواب میں زیارت نصیب ہو گئی۔

سیکنے ستنیں قافلے میں چلو لوٹنے رحمتیں قافلے میں چلو
لینے کو بَرَکتیں قافلے میں چلو پاؤ گے راحتیں قافلے میں چلو

اللہ عزَّوَجَلَّ کی اعلیٰ حضرت پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو

امین بِجَاهِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(7) تنگدستی کی شکایت کرنے والے پر انفرادی کوشش

اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّتِ فرماتے ہیں: ”ساداتِ کرام میں سے ایک صاحبزادے گردشِ ایام کی زد میں آ کر تنگ دستی میں مبتلا تھے۔ وہ میرے پاس

تشریف لاتے اور اپنے حالات سے دل برداشتہ ہو کر مُفلسی و غربت کی شکایت کیا کرتے۔ ایک دن جب وہ بہت ہی پریشان و مغموم تھے میں نے اُن سے کہا: ”صاحبزادے! یہ ارشاد فرمائیے کہ جس عورت کو باپ نے طلاق دے دی ہو، کیا وہ بیٹے کے لئے حلال ہو سکتی ہے؟“ انہوں نے فرمایا: ”نہیں۔“ میں نے کہا: ”ایک مرتبہ آپ کے جدِ اعلیٰ امیر المؤمنین حضرت سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا کَرَّمَ اللہ تَعَالٰی وَجْہُہُ الْکَرِیْم نے تنہائی میں اپنے چہرہ مبارکہ پر ہاتھ پھیر کر ارشاد فرمایا: ”اے دنیا! کسی اور کو دھوکا دے، میں نے تجھے ایسی طلاق دی جس میں کبھی رجعت نہیں۔“ شہزادے حضور! کیا اس قول کے بعد بھی ساداتِ کرام کا غربت و افلاس میں مبتلاء ہونا تعجب کی بات ہے!“ وہ کہنے لگے: ”واللہ! آپ کی ان باتوں نے مجھے دلی سکون بخش دیا۔“ الحمد للہ عَزَّوَجَلَّ اس کے بعد شہزادے نے کبھی بھی اپنی غربت کا شکوہ نہ کیا۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، حصہ ۱، ص ۱۶۲ ملخصاً)

مَدَنی پھول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حکایت سے ہمیں ایک مَدَنی پھول تو یہ ملا کہ کبھی بھی مشکل حالات سے گھبرا کر بہت زیادہ پریشان نہیں ہونا چاہئے۔ کامیابی دنیوی مال و دولت کی کثرت میں نہیں بلکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا پر راضی رہنے میں ہے۔ دوسرا مَدَنی پھول یہ ملا کہ جب بھی کسی اسلامی بھائی کی اصلاح کی ضرورت

پڑے تو بڑی حکمتِ عملی سے اس کے مرتبہ و مقام کا لحاظ کرتے ہوئے نیکی کی دعوت دینی چاہئے۔ مذکورہ حکایت میں اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت نے کتنے پیار بھرے انداز میں سید زادے پر انفرادی کوشش کی، کوئی ایسا لفظ بولا جس سے ان کو ندامت ہوتی نہ ہی سخت لہجہ استعمال کیا۔ اللہ ربُّ العزت ہمیں بھی صحیح انداز میں نیکی کی دعوت کی دُھوم مچانے کی توفیق عطا فرمائے۔ امین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اعلیٰ حضرت پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو

امین بجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہ تعالیٰ عَلَی مُحَمَّد

(8) سونے کی انگوٹھی پہننے والے کی اصلاح

عصر کی نماز کے بعد بڑا ہی پُر کیف سماں تھا، دُور و نزدیک سے آئے ہوئے لوگ مجددِ دین و ملت، اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت کی بارگاہ میں حاضر ہو کر ایک سچے عاشقِ رسول کی زیارت و ملاقات سے اپنے دلوں کو متوڑ کر رہے تھے۔ اتنے میں ایک صاحب سونے کی انگوٹھی پہنے ہوئے حاضر ہوئے تو حامیِ سنت، ماحیِ بدعت، اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت نے نَهْیٌ عَنِ الْمُنْکَر (یعنی برائی سے روکنے) کا فریضہ انجام دیتے ہوئے کچھ یوں ارشاد فرمایا: ”مرد کو سونا پہننا حرام ہے۔ صرف ایک نگ کی چاندی کی انگوٹھی جو ساڑھے چار ماشہ سے کم کی

ہو اُس کی اجازت ہے۔ جو کوئی سونے، تانبے یا پیتل کی انگوٹھی پہنے یا چاندی کی ساڑھے چار ماشے سے زیادہ وزن کی ایک انگوٹھی پہنے یا کئی انگوٹھیاں پہنے اگرچہ سب مل کر ساڑھے چار ماشے سے کم ہوں تو اسکی نماز مکروہ تحریمی ہے۔“ ایک عالم باعمل کے اس کلام نے ان صاحب کے دل پر جو روحانی اثر کیا ہوگا اسے بیان کرنے کی حاجت نہیں۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، حصہ دوم، ص ۱۹۷، مکتبۃ المدینہ)

اللہ عزَّوَجَلَّ کی اعلیٰ حضرت پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو

امین بجاہِ النَّبِیِّ الْأَمین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَی مُحَمَّد

(9) معمار پر انفرادی کوشش

خلیفہ اعلیٰ حضرت مولانا سید ایوب علی علیہ رحمۃ اللہ القوی کا بیان ہے: ”مسجد

شریف کی توسیع کے لئے غسل خانہ، کنواں، وضو خانہ وغیرہ پر چھت ڈالنی تھی۔

مستری علی حسین قادری رضوی مرحوم علیہ رحمۃ القیوم نے سُنُونوں کی تعمیر شروع ہی کی تھی

کہ ظہر کے وقت اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت تشریف لائے اور سُنُونوں کو دیکھ

کر ارشاد فرمایا: ”بھائی علی حسین! مسجد کے لئے یہ سُنُون کچھ اچھے معلوم نہیں

ہوتے، انہیں خوبصورت بنائیے۔“ پھر فرمایا: ”میں نے اپنے ذاتی مکان کی

تعمیر کے وقت کبھی دخل اندازی نہیں کی۔ صرف مضبوط و خوبصورت الماریاں بنانے

کے لئے ضرور کہا تھا تا کہ دینی کتابیں محفوظ رہیں۔“ (حیاتِ اعلیٰ حضرت، ج ۱، ص ۹۶)

مَدَنی پھول

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! اس ایمان افروز حکایت سے ہمیں یہ درس ملا کہ دینی اُمور میں ہمیشہ خوش اُسلوبی سے کام کرنا چاہئے۔ مسجدوں اور دیگر دینی عمارتوں میں صفائی اور معیار کو پیش نظر رکھنا چاہئے۔ یہ نہ ہو کہ اپنے ذاتی گھروں پر تو خوب دل کھول کر خرچ کریں لیکن جب دین کا معاملہ آئے تو سستی و کوتاہی اور کنجوسی سے کام لیں۔ دین کا درد رکھنے والوں کو یہ بات کسی طرح بھی زیب نہیں دیتی۔ اللہ تبارک و تعالیٰ ہمیں شیطان کے مکر و فریب سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے اور دین اسلام کی سربلندی کے لئے تن، من، دھن قربان کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ امین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اعلیٰ حضرت پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو

امین بجاہِ النَّبِيِّ الْاَمِين صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَی مُحَمَّد

(10) جذباتی مُرید پر انفرادی کوشش

پاک و ہند کی سرزمین پر جب بعض لوگوں نے اللہ و رسول جَلَّ جلالہٗ و صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی توہین کر کے اپنا دین و ایمان بگاڑا اور نحو و کدواثرہ اسلام سے خارج

کر کے حُدُودِ مسلمین سے جدا کر لیا تو حامیِ سنت، مجددِ دین و ملت، رہبرِ شریعت، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن نے ان کے متعلق حکمِ شرعی تقریراً و تحریراً بیان کیا۔ اب چاہئے تو یہ تھا کہ یہ لوگ فوراً اپنی گستاخیوں سے توبہ کر کے تجدیدِ ایمان کرتے اور راہِ حق کے راہی بن جاتے۔ مگر افسوس! انہوں نے ایسا نہ کیا۔ چنانچہ مجددِ دین و ملت، اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ ربِّ العِزَّت نے اپنا فریضہ دینی ادا کرتے ہوئے علی الاعلان مسلمانوں کو ان لوگوں کی اصلی صورت سے آگاہ کیا۔ ان طاغوتوں سے اور تو کچھ نہ بن پڑا بس اپنی جگہ ہنسائی پر پیچ و تاب کھاتے ہوئے اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ ربِّ العِزَّت کی مخالفت پر کمر بستہ ہو گئے۔ جب غصہ حد سے سوا ہو جاتا تو خط میں ایک دو گالیاں لکھ کر اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ ربِّ العِزَّت کو بذریعہ ڈاک بھیج دیا کرتے اور سمجھتے کہ بہت بڑا کارِ نمایاں کیا۔ ایک مرتبہ اسی طرح گالیوں سے بھرا ہوا ایک خط آیا، پڑھنے والے نے چند سطریں پڑھ کر خطِ علیحدہ رکھتے ہوئے عرض کی: ”حضور! کسی بد مذہب نے اپنی دشمنی کا ثبوت دیا ہے۔“ حلقہٴ ارادت میں شامل ہونے والے ایک نئے مرید وہ خط اٹھا کر پڑھنے لگے۔ اتفاق کی بات تھی کہ بھیجنے والے کا جو نام اور پتہ لکھا تھا وہ ان صاحب کے اطراف کا تھا۔ نئے مرید کو بہت زیادہ رنج ہوا۔ اس وقت تو خاموش رہے لیکن جب اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ ربِّ العِزَّت

مغرب کی نماز کے بعد دولت کدہ کی طرف جانے لگے تو آپ کو روک کر کہا: ”اس وقت جو خط میں نے پڑھا تھا کسی سنگدل نے گالیاں لکھ کر بھیجی تھیں۔ میری رائے ہے کہ ان پر مقدمہ کیا جائے۔ ایسے لوگوں کو سزا دلوائی جائے تاکہ دوسروں کے لیے عبرت کا نمونہ بن جائیں ورنہ دوسروں کو بھی ایسی جرات ہوگی۔“

حلم و حیا کے پیکر نے اپنے نئے مرید کی یہ بات سنی تو یہ کہہ کر اندر چلے گئے: ”تشریف رکھئے! میں ابھی آتا ہوں۔“ پھر دس پندرہ خطوط دستِ مبارک میں لئے باہر تشریف لائے اور فرمایا: ”ذرا انہیں پڑھئے!“ یہ دیکھ کر پاس بیٹھے ہوئے لوگ بڑے حیران ہوئے کہ یہ نہ جانے کس قسم کے خطوط ہیں؟ خیال ہوا کہ شاید اسی قسم کے گالی نامے ہوں گے۔ جن کے پڑھوانے سے یہ مقصود ہوگا کہ اس قسم کے خط آج کوئی نئی بات نہیں، بلکہ زمانہ سے آرہے ہیں۔ لیکن وہ صاحب خط پڑھتے جارہے تھے اور ان کا چہرہ خوشی سے دمکتا جارہا تھا۔ جب سب خط پڑھ چکے تو اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ رب العزت نے فرمایا: ”پہلے ان تعریف کرنے والوں کو بلکہ تعریف کا پل باندھنے والوں کو انعام و اکرام، جاگیر و عطیات سے مالا مال کر دیجئے، پھر گالی دینے والوں کو سزا دلوانے کی فکر کیجئے گا۔“ باادب و جذباتی مرید نے عرض کی: ”حضور! جی تو یہی چاہتا ہے کہ ان سب کو اتنا انعام و اکرام دیا جائے جو نہ صرف ان کو بلکہ ان کی نسلوں کو بھی کافی ہو۔ مگر یہ میری وسعت سے باہر ہے۔“ فرمایا:

”جب آپ مخلص کو نفع نہیں پہنچا سکتے، تو مخالف کو نقصان بھی نہ پہنچائیے۔“

مدنی پھول

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ رب العزت اسی نبی کے سچے عاشق تھے جو اپنے ذاتی دشمنوں کو بھی دعاؤں اور عطاؤں سے نوازا کرتے تھے۔ وہ پتھر مارنے والوں کو دیتے ہیں دعا اکثر کوئی لاؤ مثال ایسی شرافت ہو تو ایسی ہو جہاں مجرم کو ملتی ہیں پناہیں بھی عطا نہیں بھی مدینے میں جو لگتی ہے عدالت ہو تو ایسی ہو ہمیں بھی چاہئے کہ ہم اپنی ذات کی خاطر کسی پر شدت و سختی نہ کریں ہماری محبت و عداوت صرف اور صرف اللہ و رسول عزوجل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے ہونی چاہئے۔ اللہ عزوجل ہمیں حکمت عملی کے ساتھ دین متین کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ امین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

اللہ عزوجل کی اعلیٰ حضرت پر رحمت ہو اور ان کے صدقہ ہماری مغفرت ہو

امین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(11) لوگوں کو بدگمانی سے بچاؤ!

برسات کا موسم تھا، عشاء کے وقت ہوا کے تیز جھونکے مسجد کا چراغ بار بار گل کر رہے تھے۔ اس زمانے میں ناروے کی دیاسلائی استعمال ہوتی تھی جسے

روشن کرتے وقت گندھک کی بدبو نکلتی تھی۔ اسی لئے اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَةُ رَبِّ الْعَزَّة کا حکم تھا کہ دیا سلائی مسجد سے باہر جا کر روشن کی جائے تاکہ مسجد میں بدبو نہ ہو۔ اب بار بار چراغ روشن کرنے میں بڑی وقت ہو رہی تھی۔ اس تکلیف کی مدافعت آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے خادم خاص حاجی کفایت اللہ صاحب نے یہ کی کہ ایک لالٹین میں شیشہ لگوا کر کچی میں ارنڈی کا تیل ڈالا اور روشن کر کے مسجد کے اندر لے جا کر رکھ دی۔ جب اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَةُ رَبِّ الْعَزَّة کی نظر اس پر پڑی تو ارشاد فرمایا: ”حاجی صاحب! آپ نے یہ مسئلہ بارہا سنا ہوگا کہ مسجد میں بدبو دار تیل نہیں جلانا چاہیے!“ انہوں نے عرض کی: ”حضور! اس میں ارنڈی کا تیل ہے۔“ فرمایا: ”راہگیر دیکھ کر کیسے سمجھیں گے کہ اس لالٹین میں ارنڈی کا تیل جل رہا ہے؟ وہ تو یہی کہیں گے کہ ”دوسروں کو فتویٰ دیا جاتا ہے کہ مٹی کا بدبو دار تیل مسجد میں نہ جلاؤ اور خود مسجد میں لالٹین جلو رہے ہیں۔“ ہاں! اگر آپ برابر اس کے پاس بیٹھے ہوئے یہ کہتے رہیں کہ ”اس لالٹین میں ارنڈی کا تیل ہے، اس لالٹین میں ارنڈی کا تیل ہے“ تو پھر مضائقہ نہیں۔“ اس اصلاحی گفتگو کو سن کر حاجی صاحب نے فوراً لالٹین گل کر دی۔

(حیات اعلیٰ حضرت، ج ۱، ص ۱۵۰)

مدنی پھول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس ایمان افروز حکایت سے ہمیں یہ درس ملا کہ

جس طرح بدگمانی کرنا منع ہے اسی طرح لوگوں کو بدگمانی سے بچانا بھی بہت ضروری

ہے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ”مَنْ سَلَكَ مَسَالِكَ

التَّهْمِ اتُّهِمَ“ یعنی جو تہمت کے راستوں پر چلے گا اسے تہمت لگے گی۔“ (المقاصد الحسنۃ

، الحدیث ۱۱۳۳، ج ۱، ص ۴۲۱ دارالکتاب العربی بیروت) یہ بھی معلوم ہوا کہ مسجدوں کو ہر

طرح کی بدبو سے بچانا بہت ضروری ہے۔ اللہ عزَّوَجَلَّ کے گھروں کو ہمیشہ صاف

ستھرا اور خوشبودار رکھنا چاہئے مسجدوں کو صاف ستھرا رکھنے کے بارے میں معلومات

حاصل کرنے کے لئے امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دامت

برکاتہم العالیہ کا رسالہ ”مسجدیں خوشبودار رکھئے“ کا مطالعہ فرمائیں۔ اللہ عزَّوَجَلَّ ہمیں ہر

ہر دینی معاملے میں احتیاط سے کام لینے کی توفیق عطا فرمائے اور مساجد کا ادب و

احترام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

اللہ عزَّوَجَلَّ کی اعلیٰ حضرت پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو

امین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(12) تَارِكِ سُنَّتِ پر انفرادی کوشش

حاجی خدا بخش صاحب بھی ان سعادت مندوں میں سے تھے جو امام

اہلسنت، مجدد دین و ملت، رہبر شریعت، پیر طریقت، سرکار اعلیٰ حضرت امام احمد رضا

خان علیہ رحمۃ الرحمن کے پیچھے نماز ادا کیا کرتے تھے۔ آپ کا بیان ہے کہ ایک دن فجر کی نماز کے بعد آپ کا ایک مرید حاضر خدمت تھا جسکی داڑھی حدِ شرع (یعنی ایک مٹھی) سے کم تھی۔ وہ اپنے پیر و مرشد سے کوئی وظیفہ لینا چاہتا تھا۔ جب اس نے اپنی خواہش کا اظہار کیا۔ تو اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ رب العزت نے اپنے اس مرید پر انفرادی کوشش کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ”جس وقت تمہاری داڑھی شرع کے مطابق ہو جائے گی، اس وقت میں وظیفہ وغیرہ بتا دوں گا۔“ یہ سن کر اس نے ایک بزرگ کا خط دیا جس میں سفارش کی گئی تھی کہ اسے وظیفہ دے دیا جائے۔ اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ رب العزت نے فرمایا: ”جب تک تم داڑھی حدِ شرع تک نہ بڑھاؤ گے اس وقت تک کسی کی بھی سفارش تمہارے حق میں قبول نہ کروں گا اور نہ ہی تمہیں کوئی وظیفہ بتاؤں گا۔ جب داڑھی حدِ شرع کے مطابق ہو جائے گی تو میں خود ہی بتا دوں گا۔ کسی کی سفارش کی ضرورت بھی نہ پڑے گی۔“

(حیات اعلیٰ حضرت، ج ۱، ص ۱۵۵)

مَدَنی پھول

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! داڑھی منڈوانا اور کترا کر ایک مٹھی سے چھوٹی کر دینا

دونوں ہی حرام ہے۔ اللہ رب العزت ہمیں مدینے والے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی

سنتوں پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اعلیٰ حضرت پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو

امین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(13) ایک پیر صاحب پر انفرادی کوشش

اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ رب العزت مدرسۃ الحدیث پہلی بھیت کے سالانہ

جلسہ میں پہلی بھیت تشریف لائے تو ایک روز حضرت محدث سورتی علیہ رحمۃ اللہ القوی

کے ہمراہ پہلی بھیت کے مشہور بزرگ ”شاہ جی محمد شیرمیاں“ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے ملنے

تشریف لے گئے۔ وہاں پہنچ کر دیکھا کہ شاہ صاحب بے حجابانہ (یعنی درمیان میں کوئی

پردہ لٹکائے بغیر) عورتوں کو بیعت کر رہے ہیں۔ اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ رب العزت کی

غیرت ایمانی نے وہاں رکن گوارانہ کیا اور آپ ان سے ملے بغیر ہی واپس تشریف

لے آئے۔ دوسرا کوئی ہوتا، تو بگڑ جاتا لیکن حضرت شاہ جی میاں صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ

علیہ کا کمال بے نفسی و حق پسندی اس طرح جلوہ گر ہوا کہ شام کو اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ

رب العزت جب بریلی شریف جانے لگے تو شاہ جی میاں صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اسٹیشن

تک پہنچانے گئے اور صبح کے واقعہ پر اظہار افسوس کر کے فرمایا: ”مولانا! اب

آئندہ میں عورتوں کو پس پردہ بٹھا کر بیعت لیا کروں گا۔“ اسکے بعد اعلیٰ

حضرت عَلَیْہِ رَحْمَةُ رَبِّ الْعِزَّت نے ان سے مصافحہ و معانقہ فرمایا۔

(حیاتِ اعلیٰ حضرت، ج ۱، ص ۱۴۷)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اعلیٰ حضرت پر رَحمت ہو اور ان کے صدقہ ہماری مغفرت ہو

امین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْأَمِینِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(14) شرعی غلطی کرنے والے پر انفرادی کوشش

خلیفہ اعلیٰ حضرت، حضرت مولانا سید ایوب علی صاحب علیہ رحمۃ اللہ

الواہب کا بیان ہے: ”ایک روز ایک صاحب کسی غیر مسلم کو اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَةُ رَبِّ الْعِزَّت کی بارگاہ میں لے کر آئے اور عرض کی: ”یہ مسلمان ہونا چاہتا ہے۔“

فرمایا: ”کلمہ پڑھوا دیا ہے؟ عرض کی: ”ابھی نہیں پڑھوایا۔“ یہ سن کر مجددِ دین

و ملت شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن نے بلاتا خیر و تساہل فوراً اس غیر مسلم کو کہا:

”پڑھو!“ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ “اب کہو!“ میں اس پر ایمان لایا، میرا

دین مسلمانوں کا دین ہے۔ ایک خدا کے سوائے سب معبود جھوٹے ہیں۔ اللہ کے

سوا کسی کی پوجا نہیں ہے۔ زندہ کرنے والا ایک اللہ ہے، مارنے والا ایک اللہ

ہے، پانی برسانے والا ایک اللہ ہے، روزی دینے والا ایک اللہ ہے، سچا دین

”اسلام“ ہے، باقی سب دین جھوٹے ہیں۔“ اس کے بعد قینچی منگوا کر اسکے بالوں کی

چوٹی کاٹی اور کٹورے میں پانی منگوا کر تھوڑا سا خود پیا باقی اسے دیا اور اس سے جو بچا، وہ حاضرین مسلمانوں نے تھوڑا تھوڑا پیا۔ اس خوش قسمت نو مسلم کا اسلامی نام ”عبداللہ“ رکھا گیا۔ پھر جو صاحب اسے لے کر آئے تھے ان سے فرمایا: ”جس وقت کوئی اسلام میں آنے کو کہے، فوراً کلمہ پڑھا دینا چاہیے کہ اگر کچھ بھی دیر کی تو گویا اتنی دیر اس کے کفر پر رہنے کی معاذ اللہ رضا مندی ہے۔ آپ کو چاہئے تھا کہ اسے فوراً کلمہ پڑھا دیتے پھر یہاں لاتے یا اور کہیں لے جاتے۔“ یہ سن کر اس نے دست بستہ عرض کی: ”حضور! مجھے یہ بات معلوم نہ تھی میں اپنی اس غلطی پر نادم ہو کر سچے دل سے توبہ کرتا ہوں۔“ فرمایا: ”اللہ کریم معاف فرمانے والا ہے، آپ کلمہ پڑھ لیجئے۔“ اس نے فوراً کلمہ پڑھا اور سلام و دست بوسی کے بعد واپس چلا گیا۔ (حیاتِ اعلیٰ حضرت، ج ۱، ص ۲۸۶)

وہ توحید و رسالت کے معانی جس نے سمجھائے حصارِ دین و ملت، ہادی راہِ ہدی تم ہو
شریعت میں امامت کا رہا سہرا تمہارے سر جو ہے اہل طریقت کے لئے قبلہ نما تم ہو
وہ جس کے زہد و تقویٰ کو سراہا شان والوں نے کہا یوں پیشواؤں نے ہمارے پیشوا تم ہو

مدنی پھول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حکایت سے ہمیں یہ مدنی پھول ملا کہ جب بھی کوئی غیر مسلم مسلمان ہونا چاہے تو اسے فوراً کلمہ پڑھا دینا چاہئے، اس کے بعد مزید احکام سکھانے کے لئے کسی عالمِ دین کے پاس لے جانا چاہئے۔ خدائے

بزرگ و برتر کا کروڑ ہا کروڑ احسان کہ اس خدائے حنان و منان نے ہمیں مسلمان بنایا اور پیارے حبیب مدینے والے مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی امت میں پیدا فرمایا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ ہمیں تادمِ آخر دینِ اسلام پر ثابت قدم رکھے اور ہمارا خاتمہ بالخیر فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

اللہ عزوجل کی اعلیٰ حضرت پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو

امین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(15) پہلی صف میں نماز ادا کرنے کے متعلق انفرادی کوشش

ایک مرتبہ جب نماز مغرب کی جماعت قائم ہوئی تو حاجی محمد شاہ خان صاحب قادری رضوی نے صفِ اوّل میں شامل ہونے کی غرض سے شمالی فصیل پر کھڑے ہو کر نماز ادا کی۔ اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ رب العزت نے ان کو دیکھ لیا تھا نماز کے بعد اپنے پاس بلا کر ارشاد فرمایا: ”خان صاحب! اس طرح صفِ اول کا ثواب نہیں ملتا کیونکہ یہ جگہ مسجد سے خارج ہے، آئندہ خیال کیجئے گا۔ اگر لوگوں کو صفِ اوّل کے ثواب کا علم ہو جائے تو قرعہ اندازی کرنا پڑے۔“

(حیات اعلیٰ حضرت، ج ۳، ص ۸۶)

مدنی پھول

سُبْحَنَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ کتنا پیارا اندازِ تبلیغ تھا امام اہلسنت، مجددِ دین و ملت شاہِ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن کا کہ شرعی مسئلہ بھی بتا دیا اور پہلی صف میں نماز ادا کرنیکی فضیلت بھی بتا دی۔ بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی چاہئے کہ پانچوں نمازیں مسجد کی پہلی صف میں تکبیرِ اولیٰ کے ساتھ باجماعت ادا کریں۔ اگر یہ عادت بن گئی تو ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ نماز کی برکت سے سب بگڑے کام سنور جائیں گے۔ الحمد للہ عَزَّوَجَلَّ شیخِ طریقت امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کے عطا کردہ 72 مَدَنی انعامات میں سے ایک مَدَنی انعام یہ بھی ہے: ”کیا آج آپ نے پانچوں نمازیں مسجد کی پہلی صف میں تکبیرِ اولیٰ کے ساتھ باجماعت ادا فرمائیں؟ نیز ہر بار کسی کو اپنے ساتھ مسجد میں لے جانے کی کوشش فرمائی؟“

اللہ تبارک و تعالیٰ ہمیں تمام نمازیں مسجد کی پہلی صف میں باجماعت ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ کی اعلیٰ حضرت پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو

’امین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(16) نواب صاحب پر انفرادی کوشش

خلیفہ اعلیٰ حضرت، ملک العلماء حضرت علامہ مولانا ظفر الدین بہاری علیہ رحمۃ اللہ القوی لکھتے ہیں کہ ”ایک صاحب جنہیں نواب صاحب کہا جاتا تھا، مسجد میں نماز پڑھنے آئے اور کھڑے کھڑے بے پروائی سے اپنی چھڑی مسجد کے فرش پر گرادی، جس کی آواز حاضرین نے سنی۔ اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ رب العزت نے فرمایا: ”نواب صاحب! مسجد میں زور سے قدم رکھ کر چلنا بھی منع ہے، پھر کہاں چھڑی کو اتنی زور سے ڈالنا!“ نواب صاحب نے میرے سامنے وعدہ کیا کہ اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آئندہ ایسا نہیں ہوگا۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اعلیٰ حضرت پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو

امین بِجَاہِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(17) خطرناک وسوسوں سے کس طرح بچا یا

خلیفہ مفتی اعظم ہند حضرت مولانا اعجاز ولی خاں صاحب علیہ رحمۃ اللہ الواہب کا بیان ہے: ”جناب مولانا شاہ عارف اللہ صاحب خطیب خیر المساجد خیر نگر میرٹھ اپنے والد ماجد مولانا حبیب اللہ صاحب قادری رضوی کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ”ایک دن بد مذہبوں کے عقائد پر گفتگو ہو رہی تھی والد صاحب نے

کہا: ”کم از کم اس قدر بات تو ضرور ہے کہ یہ بد مذہب ہمارے قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز تو ضرور پڑھتے ہیں اور اہل قبلہ کو برا کہنے کی ممانعت آئی ہے۔“ ابھی یہ مجلس ختم بھی نہ ہونے پائی تھی کہ فوراً ہی بریلی شریف سے تار پہنچا کہ ”فوراً بریلی آؤ“ وہ گھبرا گئے۔ مولوی محمد حسین صاحب تاجر طلسمی پریس سے مشورہ کیا، انہوں نے کہا: ”فوراً جائیے۔“ چنانچہ بریلی شریف پہنچے آستانہ عالیہ پر حاضر ہو کر سب سے دریافت کیا کسی نے تار بھیجنا بیان نہ کیا۔ سخت تشویش ہوئی، خیال کیا مخالفین کی یہ چال ہے کہ حسین حبیب اللہ میرٹھ سے ہٹ جائیں، اس لیے کہ ان دنوں بعض معاملات چل رہے ہیں۔ آخری بار تار آفس میں گئے، معلوم ہوا کہ یہاں سے تار گیا ہے، لیکن دینے کون آیا تھا یہ یاد نہیں۔ بہت متفکر ہوئے کہ یہ کیا ماجرا ہے؟ امام اہلسنت مجدد دین و ملت شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن نے خود کچھ فرمایا نہ ہی انہیں جرأت ہوئی کہ کچھ دریافت کرتے۔ تیسرے دن میرٹھ واپسی کا قصد کیا، اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ رب العزت مسجد میں تشریف فرما تھے۔ جب اجازت چاہی تو فرمایا: ”مولانا! اس آیت کریمہ کو تو پڑھئے: لَيْسَ الْبِرَّ أَنْ تُولَّوْا وُجُوهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ (ترجمہ کنز الایمان: کچھ اصل نیکی یہ نہیں کہ منہ مشرق یا مغرب کی طرف کرو۔) (۲، آیت: ۱۷۷)۔“ مولانا فرماتے ہیں کہ ”رُعب کی وجہ سے مجھ سے آیت نہ پڑھی گئی، میرے ساتھ مولوی محمد حسین صاحب میرٹھی بھی تھے،

انہوں نے آیت کریمہ پوری کی۔ میرے دل میں معاً خیال گزرا کہ اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ رب العزت نے اصلاح کی غرض سے مجھے یہاں بلوایا تھا اور صرف ایک آیت تلاوت کر کے اصلاح فرمادی۔ (حیات اعلیٰ حضرت، ج ۳، ص ۱۶۷)

اللہ عزوجل کی اعلیٰ حضرت پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو

امین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(18) بیعت توڑنے والے کی اصلاح

حضرت مولانا سید ایوب علی علیہ رحمۃ اللہ القوی کا بیان ہے: ”صبح 9 یا 10 بجے کا وقت ہوگا، میں اور برادر م قناعت علی پھانک میں کام کر رہے تھے کہ ایک

نوجوان صاحبزادے بحیثیت مسافر تشریف لائے اور سلام کر کے ایک طرف خاموش بیٹھ گئے۔ ہم لوگوں نے دولت خانہ دریافت کیا، فرمایا: ”میرٹھ کا رہنے والا ہوں۔“ پوچھا: ”کیسے آنا ہوا؟“ اس پر وہ بے اختیار رونے لگے، بار بار دریافت کیا جاتا مگر انکشاف نہ ہوتا تھا۔ بالآخر بہت اصرار کے بعد فرمایا: ”میں امام اہل سنت،

مجدد دین و ملت، پیر طریقت، رہبر شریعت، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن کا مرید ہوں۔ اس سال جب میں سلسلہ عالیہ چشتیہ کے عظیم پیشوا حضرت

سیدنا خواجہ غریب نواز حسن سنجری اجمیری علیہ رحمۃ اللہ القوی کے عرس مبارک میں

حاضر ہوا تو وہاں ایک بزرگ سے ملا۔ بعض لوگوں نے مجھ سے کہا: ”تم ان بزرگ کے مرید ہو جاؤ!“ میں نے کہا: ”میں تو امام اہل سنت، مجددِ دین و ملت، پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت، سرکارِ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن سے بیعت ہوں“ انہوں نے کہا: ”وہاں تم شریعت میں بیعت ہوئے ہو، یہاں طریقت میں بیعت ہو جاؤ۔“ چنانچہ میں ان لوگوں کی باتوں میں آکر ان بزرگ کا مرید ہو گیا۔ جب سویا تو خواب میں دیکھا کہ اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّتِ تشریف لائے، چہرہ انور پر جلال نمایاں تھا مجھ سے فرمایا: ”لا ہمارا شجرہ واپس کر دے!“ اتنے میں آنکھ کھل گئی۔ بس اسی روز سے میرا کسی کام میں دل نہیں لگتا۔ پڑھائی بھی چھوڑ دی۔ ہر وقت دل یہی چاہتا ہے کہ دھاڑیں مار مار کر خوب روؤں۔ ہم لوگوں نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا: ”آپ گھبرائیں نہیں! ظہر کے وقت اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّتِ تشریف لائیں گے، بعد نماز عرض کر دیجئے کہ تجدیدِ بیعت کے لئے حاضر ہوا ہوں۔“ یہ سن کر ان کو کچھ سکون ہوا۔

اتنے میں دیکھا کہ اسی وقت خلاف معمول اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّتِ باہر تشریف لائے اور صاحبزادے سے فرمایا: ”آپ کیسے آئے؟ یہ سن کر ہمیں بہت تعجب ہوا، اس لئے کہ عادتِ کریمہ یہ تھی کہ ہر نو وارد سے دریافت فرماتے: ”آپ نے کیسے تکلیف فرمائی؟“ بہر حال صاحبزادے نے حضرت کے دریافت کرنے

پر بجز رونے کے کچھ جواب نہ دیا۔ تھوڑی دیر کے بعد حضور نے پھر فرمایا: ”رونے سے کوئی نتیجہ نہیں، مطلب کہیے!“ اس پر انہوں نے سارا واقعہ بیان کیا۔ یہ سن کر ارشاد فرمایا: ”میرے پاس کس لیے آئے ہیں؟“ یہ سن کر وہ صاحبزادے پھر رونے لگے اور جو ترکیب ہم لوگوں نے بتائی تھی اس کے کہنے کی انہیں جرأت نہ ہوئی۔ اس کے بعد حضور یہ فرماتے ہوئے تشریف لے گئے کہ ”آپ قیام کریں مجھے کام کرنا ہے۔“ ہم نے نوجوان کو تسلی دیتے ہوئے کہا: ”آپ ڈریں نہیں اور نمازِ ظہر کے وقت تجدیدِ بیعت کے لئے عرض کر دیں۔“ بعد نمازِ ظہر پیر طریقت رہبر شریعت اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَةُ رَبِّ الْعِزَّتِ جب اپنی نشست گاہ پر جلوہ گر ہوئے تو اس نوجوان نے تجدیدِ بیعت کے لئے عرض کی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا: ”جب آپ وہاں بیعت ہو چکے ہیں پھر مجھ سے کیوں کہا جاتا ہے؟ عرض کی: ”حضور! مجھ سے قصور ہوا ہے اپنے قصور کی معافی چاہتا ہوں، لوگوں کے بہکانے میں آ گیا تھا۔“ فرمایا: ”خوب غور کر لو! سوچ لو! سمجھ لو! مجھے مرید کرنے کا شوق نہیں ہے مگر یہ کہ لوگ صراطِ مستقیم پر قائم رہیں، یہ ٹھیک نہیں کہ آج اس دروازہ پر کھڑے ہیں، کل اُس دروازہ پر، يٰكَ دَرْگِیَرِ مُحْكَمِ گِیَر۔“ انہوں نے ہاتھ جوڑ کر عرض کی: ”حضور! اب ایسا ہی ہو گا خدا کے لئے میری خطا معاف فرما دیجئے۔“ یہ سن

کر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے انہیں داخل سلسلہ فرمالیا اور وہ صاحبزادے خوشی خوشی واپس تشریف لے گئے۔ (حیات اعلیٰ حضرت، ج ۳، ص ۱۹۵)

جو مرکز ہے شریعت کا مدار اہل طریقت کا جو محور ہے طریقت کا وہ قطب الاولیاء تم ہو یہاں آکر ملیں نہریں شریعت اور طریقت کی ہے سینہ مجمع البحرین ایسے رہنما تم ہو تمہاری شان میں جو کچھ کہوں اس سے سوا تم ہو قسیم جام عرفاں اے شہ احمد رضا تم ہو

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اعلیٰ حضرت پر رحمت ہو اور ان کے صدقہ ہماری مغفرت ہو

امین بِجَاهِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

(19) نگاہ ولی کی تاثیر

امام اہل سنت، مجدد دین و ملت، اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ رب العزت ۱۳۲۹ھ

میں ”مدرسۃ الحدیث“ میں حضرت علامہ مولانا شاہ محمد وصی احمد سورتی علیہ رحمۃ اللہ القوی کے ہاں مقیم تھے۔ سپد فرزند علی صاحب آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے ملنے آئے اور دست بوس ہوئے۔ سپد صاحب کی داڑھی کٹی ہوئی تھی۔ اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ رب العزت بہت دیر تک گہری نظروں سے سپد صاحب کے چہرے کو دیکھتے رہے۔ سپد صاحب فرماتے ہیں کہ ”آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی نگاہوں نے مجھے پسینہ پسینہ کر دیا، ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ایک سچے عاشق رسول مجھے داڑھی رکھنے کی خاموش ہدایت

فرما رہے ہیں۔ میں نے صبح کو حاضر خدمت ہو کر اپنے اس فعلِ شنیعہ (برے فعل) سے توبہ کی۔ اس حکایت کے راوی کہتے ہیں کہ ”آج میں اپنی آنکھوں سے دیکھتا ہوں کہ سید صاحب کے چہرہ پر نہایت خوش نما داڑھی موجود ہے۔“

(حیاتِ اعلیٰ حضرت، ج ۳، ص ۲۳۸)

نگاہِ ولی میں وہ تاثیر دیکھی
بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

مدنی پھول

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! داڑھی بڑھانا تمام انبیاء کرام علیہم السلام بلکہ خود ہمارے بیٹھے بیٹھے آقا مدینے والے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی پیاری اور پاکیزہ سنت ہے۔ داڑھی بڑھانے کی ہمارے پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے بہت تاکید فرمائی ہے۔ سچے عاشق کی یہ شان ہے کہ وہ اپنے محبوب کی ہر ہر آدا کو اپنانے کی کوشش کرتا ہے۔ کبھی بھی اپنے محبوب کی ناپسندیدہ چیزوں کے قریب نہیں جاتا بس اسکی یہی خواہش ہوتی ہے کسی طرح میرا محبوب مجھ سے راضی رہے۔ لیکن یہ سب باتیں اُسی وقت دل و دماغ میں رائج ہوتی ہیں جب ایسا ماحول ملے جس میں رہ کر خوفِ خدا و عشقِ مصطفیٰ عَزَّوَجَلَّ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی دولتِ عظمیٰ نصیب ہو۔ الحمد للہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن و سنت کی غیر سیاسی عالمگیر تحریک

”دعوتِ اسلامی“ ہمیں ایسا ماحول فراہم کرتی ہے جس میں رہ کر سنتوں پر عمل کرنا بہت آسان ہو جاتا ہے، بے عمل اعمالِ صالحہ کی طرف راغب ہو جاتے ہیں۔ فیشن کے متوالے سنتوں کے دیوانے بن جاتے ہیں اور گناہوں کی دلدل سے نکل کر سنتوں کے پُر بہار گلشن میں آ جاتے ہیں۔ چہرے پر داڑھی شریف کا نور آ جاتا ہے، سر پر عمائم شریف کا تاج اور جسم پر سفید نورانی لباس اپنی ضیائیں بکھیرنے لگتا ہے۔ پھر اس رنگ میں رنگا ہوا اسلامی بھائی سنتوں کی چلتی پھرتی تصویر نظر آنے لگتا ہے۔

اُن کا دیوانہ عمامہ اور رُلف و ریش میں

واہ! دیکھو تو ذرا لگتا ہے کیسا شاندار

اللہ تبارک و تعالیٰ ہمیں دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے سچی وابستگی عطا

فرمائے اور تادمِ آخرا سی ماحول میں رہنے کی توفیق عطا فرمائے!

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں

اے دعوتِ اسلامی تیری دھوم مچی ہو

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اعلیٰ حضرت پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو

امین بِجَاہِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(20) اصلاحی مکتوب

امام اہل سنت، مجددِ دین و ملت، پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت، سرکارِ اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن کا سینہ بے کینہ پیارے آقا مدینے والے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت کی خیر خواہی کے عظیم جذبے کا خزینہ تھا۔ اسی مُقَدَّس جذبے کے تحت آپ اپنی ساری زندگی مسلمانوں کی اصلاح کی کوشش فرماتے رہے۔ نیکی کی دعوت کا انداز ایسا پیارا ہوتا کہ لوگ خود بخود اعمالِ صالحہ کی طرف راغب ہونے لگتے۔ آئیے! ایک ایسا ہی اصلاحی مکتوب پڑھتے ہیں جس میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے مسلمان بھائیوں کو بڑے ہی پیارے انداز میں نیکی کی دعوت دی :

شَبِّ بَرَاءَت قَرِيبَ هِے، اِس رات تمام بندوں کے اعمال حضرت عزّت عزّوجلّ میں پیش ہوتے ہیں۔ مولا عَزَّوَجَلَّ بِطَفِيلِ حُضُوْرٍ پُر نور، شَافِعِ يَوْمِ النُّشُوْر، علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام مسلمانوں کے ذُنُوْب (گناہ) مُعَاف فرماتا ہے مگر چند ان میں وہ دو مسلمان جو باہم دُنیوی وجہ سے رنجش رکھتے ہیں فرماتا ہے، اِن کو رہنے دو جب تک آپس میں صلح نہ کر لیں۔ ایک دوسرے کے حُقوق ادا کر دیں یا مُعَاف کرالیں کہ بِاِذْنِہِ تَعَالٰی حُقوقِ الْعِبَاد سے صَحَافِ اَعْمَال (یعنی اعمالِ نامے) خالی ہو کر بارگاہِ عزّت عزّوجلّ میں پیش ہوں۔ حُقوقِ مَوْلٰی تَعَالٰی کے لئے توبہٴ صَادِقَہ کافی ہے۔ التَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَہُ (یعنی گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسے اُس نے

گناہ کیا ہی نہیں۔ (ابن ماجہ، کتاب الزہد، الحدیث ۴۲۵۰، ج ۴، ص ۹۱، دارالمعرفۃ
یروت) ایسی حالت میں بِاِذْنِ تَعَالٰی ضرور اس شب میں اُمیدِ مغفرت تامہ
(تام۔ مہ) ہے بشرطِ صحتِ عقیدہ۔ وَهُوَ الْعَفْوَ الرَّحِيمُ۔

یہ سنتِ مصالحتِ اخوان (یعنی بھائیوں میں صلح کروانا) و معافیِ حقوقِ نیکمہ
تعالیٰ یہاں سالہائے دراز سے جاری ہے۔ اُمید ہے کہ آپ بھی وہاں کے مسلمانوں
میں اجراء کر کے مَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً كَانَ لَهُ أَجْرُهَا وَمِثْلُ أَجْرِ مَنْ
عَمِلَ بِهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ لَا يَنْقُصُ مِنْ أَجُورِهِمْ شَيْئًا (یعنی جو اسلام میں اچھی راہ
نکالے اُس کیلئے اس کا ثواب ہے اور قیامت تک جو اس پر عمل کریں ان سب کا ثواب ہمیشہ اسکے
نامہ اعمال میں لکھا جائے بغیر اس کے کہ ان کے ثوابوں میں کچھ کمی آئے۔ (المعجم الاوسط
للطبرانی، الحدیث ۸۹۴۶، ج ۶، ص ۳۳۱ دار ابن حزم) کے مصداق۔ اور اس فقیر کیلئے عفو
و عافیتِ دارين کی دُعا فرمائیں۔ فقیر آپ کے لئے دُعا کرتا ہے اور کرے گا۔
(ان شاء اللہ عزوجل) سب مسلمانوں کو سمجھا دیا جائے کہ وہاں نہ خالی زبان دیکھی جاتی
ہے نہ نفاق پسند ہے۔ صلح و معافی سب سچے دل سے ہو۔ والسلام
فقیر احمد رضا قادری از بریلی

(فیضانِ سنت، جلد اول، ص ۱۳۸۲)

مَدَنی پھول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مسلمان اپنے مسلمان بھائی کا خیر خواہ ہوتا ہے۔ کامل مسلمان وہی ہے جس کی زبان و ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔ اگر کبھی شیطان کے بہکاوے میں آکر غلطی ہو جائے اور کسی مسلمان بھائی کو ہم سے کوئی تکلیف پہنچ جائے تو فوراً اللہ تعالیٰ سے ڈر جانا چاہئے اور اپنے مسلمان بھائی سے سچے دل سے معافی مانگ لینی چاہیے۔ اس کام میں ہرگز ہرگز سُستی و شرم نہیں کرنی چاہئے کہیں ایسا نہ ہو کہ کل بروز قیامت ایسی شرمندگی کا سامنا کرنا پڑے کہ سب مخلوق کے سامنے رُسوائی ہو۔ لہذا عاجز بن کر فوراً معافی مانگ لینے ہی میں دین و دنیا کی بھلائی ہے۔ آج کے اس پُر فتن دور میں دعوتِ اسلامی کا سنتوں بھرا ماحول ہمیں یہ مدنی سوچ دیتا ہے کہ اپنے مسلمان بھائیوں کا حسبِ مراتب ادب و احترام کرنا چاہئے۔ دعوتِ اسلامی نے ہمیں یہ سوچ دی کہ ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔“ اللہ ربُّ العزت ہمیں اعلیٰ حضرت علیہ رَحْمَةُ رَبِّ الْعِزَّت کے نقش قدم پر چلتے ہوئے خوب خوب سنتیں عام کرنے کی توفیق عطا فرمائے، ہر دم سنتوں پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمارا خاتمہ بالآخر فرمائے۔

تبلیغِ سنتوں کی کرتا رہوں ہمیشہ

مرنا بھی سنتوں میں ہو سنتوں میں جینا

دیدارِ اعلیٰ حضرت کی بدولت دعوتِ اسلامی

کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو گیا

دعوتِ اسلامی کے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ میں ہونے والے دس روزہ سنتوں بھرے اجتماعی اعتکاف میں شریک ایک اسلامی بھائی نے کچھ یوں تحریر دی کہ ایک رات میں سویا تو میری قسمت انگڑائی لے کر جاگ اٹھی، الحمد للہ عَزَّوَجَلَّ میں نے خواب میں امامِ اہلسنت، مُجَبَّدِ دین وملت، عالمِ شریعت، پیرِ طریقت، حضرت علامہ مولینا الحاج الحافظ القاری شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن کا دیدار کیا۔ میں نے دیکھا کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نماز پڑھا رہے ہیں اور آپ کے پیچھے وَجِیہ چہروں والے کچھ لوگ نماز ادا کر رہے ہیں جن کے سروں پر سبز سبز عمامے اور بدن پر سنت کے مطابق سفید لباس تھے۔ پھر میری آنکھ کھل گئی۔ جب معلومات کیس تو پتا چلا کہ سبز سبز عمامہ دعوتِ اسلامی والے سجاتے ہیں اور ان کے امیر، شیخِ طریقت امیرِ اہلسنت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری دامت برکاتہم العالیہ ہیں۔ پھر مجھے امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کا رسالہ ”تذکرۃ امام احمد رضا“ پڑھنے کا موقع ملا۔ دل تو پہلے ہی مطمئن تھا، امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کی اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَةُ رَبِّ الْعَزَّوَجَلَّ سے محبت دیکھ

کر میں اور بھی متاثر ہوا اور امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کے ہاتھوں بیعت ہو کر عطاری بن گیا۔ اب الحمد للہ عزوجل میں دعوتِ اسلامی کے اجتماعی اعتکاف میں شریک ہونے کی سعادت پارہا ہوں اور میں سبز سبز عمامہ سجانے اور سنت کے مطابق ایک مٹھی داڑھی شریف سجانے کی بھی نیت کرتا ہوں۔

اللہ عزوجل کی اعلیٰ حضرت اور امیر اہلسنت پر رحمت ہو اور ان کے صدقے

ہماری مغفرت ہو۔ امین بجاہِ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آپ بھی مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ بھی تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے۔ اپنے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت اور اخذِ عزوجل میں سفر کرنے والے عاشقانِ رسول کے مدنی قافلوں میں سفر کیجئے اور شیخِ طریقت امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کے عطا کردہ مدنی انعامات پر عمل کیجئے، ان شاء اللہ عزوجل آپ کو دونوں جہاں کی ڈھیروں بھلائیاں نصیب ہوں گی۔

مقبول جہاں بھر میں ہو دعوتِ اسلامی

صدقہ تجھے اے ربِّ غفار مدینے کا

سیدھا راستہ مل گیا

حیدر آباد (باب الاسلام سندھ) کے ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ 1990ء کی بات ہے، بدعتیہ کی نے ہمارے خاندان میں اپنے پنجے گاڑ رکھے تھے۔ میں خود تذبذب کا شکار تھا کہ کون سا گروہ سیدھے راستے پر ہے۔ ایک رات میں نے سخت پریشانی کے عالم میں یہ دعا کی: ”یا اللہ عزَّوَجَلَّ مجھے صحیح عقیدے اپنانے کی توفیق عطا فرما۔“ اس کے بعد میں سو گیا۔ سر کی آنکھیں تو کیا بند ہوئیں میرے دل کی آنکھیں کھل گئیں مجھے اپنے شہد سے بیٹھے بیٹھے آقا کی مدنی مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا دیدار نصیب ہو گیا۔ قریب ہی نورانی چہرے والے 2 بزرگ بھی موجود تھے۔ ان میں سے ایک کی طرف اشارہ کر کے کچھ یوں ارشاد فرمایا: ”یہ احمد رضا ہیں، ان کے مسلک کو اپنالو۔“ پھر دوسری ہستی کے بارے میں کچھ اس طرح فرمایا: ”یہ الیاس قادری ہیں، ان سے مرید ہو جاؤ۔“ جب میں بیدار ہوا تو اپنی خوش بختی پر پھولے نہ سنا تا تھا۔ الحمد للہ عزَّوَجَلَّ اس دن سے میں نے اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ رب العزت کا دامن مضبوطی سے تھام لیا اور امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ سے بیعت ہو کر عطاری بھی بن گیا۔ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی برکت سے آج میرا پورا

خاندان سنی ہو چکا ہے اور ہمارے گھر میں اسلامی بہنوں کا مدرسۃ المدینہ (بالغات) بھی لگتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ سے بیعت ہونے کا طریقہ

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو اور بہنو! اگر آپ بھی شیخ طریقت امیرِ اہلسنت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رَضَوِی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے بیعت ہونا چاہتے ہیں، تو اپنا اور جن کو مرید یا طالب بنونا چاہتے ہیں ان کا نام نیچے ترتیب وار مع ولدیت و عمر لکھ کر عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران پرانی سبزی منڈی باب المدینہ (کراچی) ”مکتب مجلس مکتوبات و تعویذات عطارِیہ“ کے پتے پر روانہ فرمادیں، تو اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ انہیں بھی سلسلہ قادریہ رضویہ عطارِیہ میں داخل کر لیا جائے گا۔ (پتا انگریزی کے کیپٹل حروف میں لکھیں)

E.Mail : Attar@dawateislami.net

۱۔ نام و پتہ بال پین سے اور بالکل صاف لکھیں، غیر مشہور نام یا الفاظ پر لازماً اعراب لگائیں۔ اگر تمام ناموں کیلئے ایک ہی پتا کافی ہو تو دوسرا پتا لکھنے کی حاجت نہیں۔ ۲۔ ایڈریس میں محرم یا سرپرست کا نام ضرور لکھیں ۳۔ الگ الگ مکتوبات منگوانے کیلئے جوابی لفافے ساتھ ضرور ارسال فرمائیں۔

نمبر شمار	نام	مرد / عورت	بن / بنت	باپ کا نام	عمر	مکمل ایڈریس

مدنی مشورہ: اس فارم کو محفوظ کر لیں اور اس کی مزید کاپیاں کروالیں۔



اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی اٰلِهِ وَ عَلٰی اَصْحَابِهِ وَ عَلٰی كُلِّ مُتَّبِعٍ

سنت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ تَلْفِ قرآن و سنت کی عالمگیر فیہر سیاسی تحریک و دعوت اسلامی کے مجھے مجھے مَدَنی ماحول میں بکثرت سنتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جمعرات کو فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران پُرانی سبزی منڈی میں مغرب کی نماز کے بعد ہونے والے سنتوں بھرے اجتماع میں ساری رات گزارنے کی مَدَنی فضا ہے، عاشقانِ رسول کے مَدَنی تقاضوں میں سنتوں کی تربیت کے لیے سفر اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے مَدَنی فیوضات کا رسالہ پُر کر کے اپنے یہاں ذمہ دار کو جمع کروانے کا معمول بن چکے، اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی نذرت سے پانچ سو سنت بنے گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لیے کڑے کا ذہن بنے گا، ہر اسلامی بھائی اپنی ذہن بنائے کہ ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے“۔ اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنی اصلاح کے لیے مَدَنی فیوضات پُر ملے اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے مَدَنی تقاضوں میں سڑک رہا ہے۔ اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

مکتبہ المدینہ کی شاخیں

کراچی: محمدیہ مسجد کراچی۔ فون: 021-2203311-2314045	راولپنڈی: فضل و اعجاز، کھلی چوک، کھلی بازار۔ فون: 051-5553765
لاہور: ۱۰۰ گز پارک، کھلی چوک، کھلی بازار۔ فون: 042-7311679	پتہ: فیضانِ مدینہ، گورکھ پور، لاہور۔ فون: 068-5571689
سرگودھا: راجپوت محلہ، راجپوت محلہ، راجپوت محلہ۔ فون: 041-2632625	نواب شاہ: پتہ: راجپوت محلہ، راجپوت محلہ، راجپوت محلہ۔ فون: 4362145
کشمیر: چوک، کھلی چوک، کھلی بازار۔ فون: 058610-37212	نکھڑ: فیضانِ مدینہ، کھلی چوک، کھلی بازار۔ فون: 5619195
جھڑا: فیضانِ مدینہ، کھلی چوک، کھلی بازار۔ فون: 022-2620122	گورکھ پور: فیضانِ مدینہ، کھلی چوک، کھلی بازار۔ فون: 055-4225653
مٹکانہ: راجپوت محلہ، کھلی چوک، کھلی بازار۔ فون: 061-4511192	گورکھ پور: فیضانِ مدینہ، کھلی چوک، کھلی بازار۔ فون: 044-2550767

فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران پُرانی سبزی منڈی باب المدینہ (کھلی چوک)

فون: 4125858، 4921389-93/4126999 فیکس

Email: maktaba@dawateislami.net \ www.dawateislami.net